

21918- اس کی سیلیاں اعلانیہ گناہ کرتی ہیں کیا وہ ان سے دوستی رکھے

سوال

اگر کسی مسلمان عورت کی سیلیاں اعلانیہ طور پر گناہ کا ارتکاب کرتی ہوں تو اسے کیا کرنا چاہیے، حالانکہ انہیں کمی ایک بار نصیحت کی جا چکی ہے تو کیا ان سے دوستی رکھے؟ مثلاً وہ صحیح طور پر پرده نہیں کرتیں، یا پھر سرمه وغیرہ ڈال کر اور بنا و سینگار کر کے نکلتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور احسان ہے کہ اس طرح کے سوالات پوچھ جاتے ہیں جو سائل کی دینی غیرت کی غمازی کرتے ہیں اور اس پر ثابت قدی کے اسباب کی حفاظت کے اہتمام پر دلالت کرتے ہیں ان اسباب میں سے اہم اور بڑا سبب اہل معاصی و گناہ سے عیحدگی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور سائل کے لیے دین پر ثابت قدی طلب کرتے ہیں، مندرجہ بالا سوال کا جواب درج ذیل نکات میں دیا جاتا ہے :

اول :

اعلانیہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندے کو معافی و درگزدہ سے محرومی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا

:

(میری ساری امت کو معاف کر دیا جائے گا لیکن اعلانیہ گناہ کرنے والوں کو نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (60696)۔

لہذا یہ بست ہی عظیم گناہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچا کر رکھے۔

اور گنگاروں کے ساتھ میں جوں رکھنے اور بیٹھنے والے شخص کا معاملہ دو حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

یہ کہ معصیت و گناہ کا ارتکاب کرنے والے کے ساتھ معصیت کے وقت اس کے پاس بیٹھا جائے۔

تو اس حالت میں جب تک معصیت کا ارتکاب ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھنا حرام ہے الایہ کہ اگر اس میں اس معصیت کو نصیحت وغیرہ کے ساتھ ختم کرنے کی استطاعت ہو اور اگر وہ معصیت ختم ہو جائے تو وہاں بیٹھ سکتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(اور اللہ تعالیٰ تم پر اہمیت کا ارتکاب میں یہ حکم نازل فرماتا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں اس کے ساتھ اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، وگرنہ تم بھی اس وقت انہیں جیسے ہو جاؤ گے)۔ النساء (140)۔

اور جب وہ اپنی اس معصیت سے نہ رکے تو اس مجلس کو چھوڑنا واجب ہے اور بہتر ہے کہ وہاں سے نکلنے کا سبب بھی بیان کر دیا جائے ہو سکتا ہے یہ بات وہاں اثر انداز ہو اور اسے معصیت کے ترک کرنے پر آمادہ کرے۔

شیخ عبدالرحمن سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے :

اور اس لیے ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی سب آیات پر ایمان رکھے اور ان کی تنظیم و توقیر بجالائے۔۔۔۔۔

اور اس میں کفار اور منافقین کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو باطل کرنے کے لیے جدال کرنا اور ان کے کفر کا تعاون بھی شامل ہے۔۔۔۔۔

بلکہ اس میں معصیت اور فتن و فجور کی مجالس میں شریک ہونا بھی داخل ہے جن میں اللہ تعالیٰ احکامات اور منہیات کی اھانت کی جاتی اور اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو چلانے کا جاتا ہے۔ اح تفسیر سعدی (198/2)۔

دوسری حالت :

یہ کہ وہ مجلس معصیت پر مبنی نہ ہو تو اس وقت وہاں بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

دوم :

آپ کا یہ لکنا کہ کیا میں ان سے دوستی اور میل جوں ختم کر دوں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

اگر تو ہن کو اپنے آپ پر بھروسہ ہے کہ وہ ان سیلیوں کی وجہ سے راہ سے پھسلے گی نہیں اور ان کے ساتھ دوستی رکھنے میں اسے فائدہ نظر آتا ہے کہ اس طرح وہ انہیں وعظ و نصیحت اور ان کی اصلاح کر سکے گی تو وہ ان سے دوستی رکھے بلکہ یہ افضل ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے توفیق اور درستگی کے طلبگار ہیں۔

اور اگر وہ یہ دیکھے کہ ان کے ساتھ کثرت سے اٹھنے بیٹھنے میں وہ اس پر اثر انداز ہوں گی اور اسے بھی وہ عادات پڑنے کا خدشہ ہو تو ان کے ساتھ نہ بیٹھے اور اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے دوستی ترک کر دے اور خاص کر کے جب وہ انہیں کی ایک بار پھلے نصیحت کر کچی ہے اور انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔

پھر یہ ہے کہ اگر وہ ان کے علاوہ کوئی اور سیلی ڈونڈھ لے جوانہیں نصیحت کرے تو اسے بھی اس بات کا اجر ملے گا۔

واللہ اعلم۔